

## 5333- لڑکی کا مہر اس کے بھائی کے مال سے ادا کرنا

### سوال

جب والدین کی بیٹی اور بیٹا بھی ہو اور بہت کوشش کے بعد انہیں بیٹی کے لیے رشتہ ملا لیکن ہونے والا داماد مہر کا مطالبہ کر رہا ہے، اور لڑکی کے والدین کے پاس مہر ادا کرنے کی طاقت نہیں، اس لیے اب وہ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ انہیں ان کے بیٹے کا مہر مل جائے تاکہ وہ اپنی بیٹی کا مہر ادا کریں، وہ اپنے بیٹے کے مہر کو صرف بیٹی کا مہر دینے میں ہی استعمال کر رہے ہیں، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالیں تاکہ ہم اس مشکل سے نکل سکیں؟

### پسندیدہ جواب

یہ تو بہت ہی عجیب و غریب سی بات ہے کہ بعض ممالک میں مہر لڑکی یا اس کے والدین کو ادا کرنا پڑتا ہے اور خاوند مہر لیتا ہے، یہ تو بالکل کتاب و سنت کے خلاف ہے، بلکہ حدیث میں تو ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ مہر کے لیے کوئی چیز تلاش کرے چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو، اور جب اسے لوہے کی انگوٹھی بھی نہ ملی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا مہر یہ قرار دیا کہ خاوند کو جتنا قرآن یاد ہے وہ بیوی کو حفظ کروائے۔

سحل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپنے آپ کو آپ کے لیے جہہ کرتی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور اپنی نظریں اوپر کرنے کے بعد نیچے کر لیں جب عورت نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔

صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہیں تو میرے ساتھ اس کی شادی کر دیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تیرے پاس کچھ ہے؟ اس صحابی نے جواب دیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس دیکھو ہو سکتا ہے کچھ ملے جائے، وہ صحابی گیا اور واپس آکر کہنے لگا اللہ کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ملا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے وہ گیا اور واپس آکر کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی، لیکن میرے پاس یہ چادر ہے اس میں سے نصف اسے دیتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

اس کا تم کیا کرو گے اگر اسے تم باندھ لو تو اس پر کچھ بھی نہیں ہوگا، وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بات سن کر بیٹھ گیا اور جب زیادہ دیر بیٹھا رہا تو اٹھ کر چل دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو اسے واپس بلانے کا حکم دیا جب وہ واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟ اس نے جواب دیا فلاں فلاں سورۃ یاد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے زبانی پڑھ سکتے ہو؟ وہ کہنے لگا جی ہاں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : جاؤ میں نے جو تمہیں قرآن کریم حفظ ہے اس کے بدلہ میں اس کا مالک بنا دیا۔

صحیح بخاری (4842) صحیح مسلم (1425)۔

اس حدیث سے یہ علم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر مہر کے اس مرد سے شادی پر رضامند نہیں ہوئے اور مہر کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے کچھ بھی نہیں پوچھا ، اور بلکہ اس میں یہ بھی ہے کہ عورت کو کچھ نہ کچھ مہر لازمی ادا کیا جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر مردوں کو جو فاقیت اور سربرابی عطا فرمائی اور واجب کی ہے اس کا مفہوم بھی یہی ہے کہ مرد ہی عورت کو کچھ نہ کچھ ادا کرے گا کیونکہ وہ عورت ذمہ دار ہے اور عورت اس کے پاس کمزور ناتواں ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں﴾۔ النساء (34)۔

پھر یہ بھی ہے کہ عورت کا یہ حق ہے کہ وہ مرد سے مہر حاصل کرے کیونکہ مرد اس سے استمتاع کرتا ہے اور یہ مہر اس کے بدلے میں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

﴿... اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کر دو، اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کر لو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے﴾۔ النساء (24)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :

﴿اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کر دو﴾۔

یعنی جس طرح تم ان سے نفع حاصل کرتے اور استمتاع کرتے ہو اس کے بدلے میں انہیں مہر ادا کرو، جیسا کہ ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

﴿اور تم اسے کیسے لے لو گے حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور ان عورتوں سے تم نے مضبوط اور سختہ عہد و پیمان لے رکھے ہیں﴾۔

اور جیسا کہ ایک اور جگہ پر یہ فرمایا :

﴿اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو﴾۔ النساء (4)۔

اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا :

﴿اور جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لینا تمہارے لیے حلال نہیں ہے﴾۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (1/475)۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس عورت نے بھی اپنے ولی کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اور اگر خاوند نے اس سے دخول کر لیا تو اس سے نفع اور استمتاع کرنے وجہ سے عورت کو مہر ادا کیا جائے گا، اور اگر وہ آپس میں جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہیں اس کا ولی حکمران ہوگا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2083) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1879) ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

تو مندرجہ بالا سطور سے یہ علم ہوا کہ مرد عورت کو مہر ادا کرے گا نہ کہ عورت اپنے خاوند کو ادا کرے گی۔

شیخ عبداللہ بن قعود کہتے ہیں :

مہر لینا بیوی کا حق ہے، اسے مقرر کرنا واجب اور ضروری ہے، بیوی اور اس کے گھر والوں پر کوئی چیز دینی واجب نہیں لیکن اگر وہ کچھ دینا چاہیں تو ان کی مرضی۔

تو اس بنا پر یہ جائز نہیں کہ آپ بیٹے کے مال سے کچھ رقم لے کر لڑکی کا مہر ادا کریں۔

شیخ براک کہتے ہیں :

جب لڑکے کے لیے بالکل ہی مال لینا جائز نہیں تو اس طرح لڑکی کے لیے بھی جائز نہیں۔

ہماری آپ سے گزارش ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہاری بچی کے لیے اس مشکل کو آسان کرے دے گا اس لیے لڑکی کو بھی چاہیے کہ صبر و تحمل سے کام لیتی ہوئی اجر و ثواب کی نیت کرے، اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں التجا کرے کہ وہ اس کی مشکل دور کر دے، اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے قریب ہے۔

آپ کے ملک میں بسنے والے علماء کرام اور عقل و دانش رکھنے والوں اور اس طرح عام لوگوں پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس بری عادت کو تبدیل کر کے سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں کیونکہ صحیح یہی ہے اور اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں، اور اس میں لوگوں کو قرآن و سنت کے دلائل اور علماء کرام کے اقوال سے قائل کریں۔

واللہ اعلم۔